یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہی

(Registered. L. No. 552.)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۵ نمبر ۱۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے گو ناپسند واپس نہیں کئے جائینگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ عہ
والیان ریاست سے ۔۔ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۱۲/ عا
" ششماہی عسہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہی۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مؤرخہ ۲ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۰۸ع۔ یوم الجمعۃ المبارکۃ

تجلّی کے بقیہ مضمون اور سراج الاخبار کے نامہ نگار کا جواب آئندہ درج کیا جاویگا۔

ایک مسلمان کے چند سوال

یہ سوالات جناب مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی کی طرف سے آئے ہیں بعض سوال تو ان میں خاص قادیانی مشن سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم انکو پیچھے کردینگے اور بعض عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں اسلئے جو سوالات عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں انکو مع جوابات ہم پہلے لکھتے ہیں ان سے بعد قادیانی مشن کے متعلق سوالات لکھکر قادیانی وکیلوں سے جواب کی امید رکھیں گے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ (اڈیٹر)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری۔ سلام مسنون۔ فقیر کی عبارت بجنسہ مع ترجمہ آیات و جواب محققانہ اگر اپنے اخبار میں درج فرما دیں تو عند اللہ ماجور عند اللہ ہوگا اور فقیر بھی تا زندگی مشکور ہوگا کہ آپ نے فقیر کے شبہات کو بالبینات والزبر دور کیا۔ آئندہ پرچہ میں درج فرما کر مشکور فرما دیں۔ یہ سوالات فقیر نے محض تحقیق حق کیواسطے بخدمت جمیع علماء و فقہاء اسلام کئے ہیں۔ ضد و عناد سے نہیں کئے وکفی باللہ شہیدا۔ مولویصاحبان بلاسوچے سمجھے سائل پر کفر کا فتویٰ نہ دیدیں جیسا کہ امرتسر میں ایک مولوی صاحب ہیں جو اس زمانہ میں نئے امام بنے ہیں ان سے جب بعض سوال مندرجہ ذیل پیش کئے تو انہوں نے جواب کے عوض محض اسی قدر فرمایا کہ ایسے سوال کرنیوالا ملحد ہے۔ افسوس صد افسوس کیا رسول اللہ اور صحابہ اور سلف صالحین سائلوں کو اسی طرح جواب دیتے تھے؟ کہ جو سائل آیا اس کے سوال کو کفر پر محمول کرکے فارغ ہوگئے؟ ؎

ستوں دو چشم بد دور ہیں آپ ہی کے ✦ نمونہ ہیں خلق رسول امیں کے

دیکھئے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبداللہ ادیب حنفی اور اہلحدیث کیا کیا اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں۔

سائل فقیر حشمت العلی عفی اللہ عنہ مسلمان مؤلف سالہ ہو سنتکم المسلمین از دہلی خریدار اہلحدیث

گمشدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت۔ مگر تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ فی پرچہ۔ مگر یاد رہے کہ ایسے خطوط میں اخبار گمشدہ کا اور خریداری کا نمبر لکھنا ضروری ہے۔

سوال ۱: آیت فَلْيَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ ... اِن كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اور دوسری آیات جو اسی مضمون کی قرآن مجید میں ہیں اُن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی مثل بلکہ اس کی ایک آیت کی مثل بھی تمام روئے زمین میں موجود نہیں اور نہ کبھی آئندہ ابدالآباد تک ہوگی اور نہ کوئی فرد بشر دین و ملت اس کی مثل لایا اور نہ لا سکیگا کیونکہ قرآنی حدیث ہی تمام امور دینی کے لئے کافی ہے بدلیل آیات ذیل اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ (پ ۲۱ ع ۱) اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سلام کو کہ جنپر قرآنی حدیث نازل فرمائی ہے حکم فرماتا ہے کہ اے نبی! تو زمین والوں سے کہدے اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ (پ ۷ ع ۸) اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (پ ۱۵ ع ۱۶) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (پ ۱۵ ع ۱) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور رسول اللہ سلام علیہ کو حکم ہوا۔ تو کہہ مجھ کو حکم ملا ہے اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ (پ ثلث) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ (پ ۲۲ ع ۱۰) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۤئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اور قیامت کو جو لوگ قرآن مجید کو دین میں کافی نہ سمجھیں گے آنحضرت رسول سلام علیہ انکی شکایت میں دربار رب العالمین میں عرض کرینگے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (پ ۱۴ ع ۱۷) الٓمٓصٓ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَاۤءَ (پ ۸ ع ۷) یہ آیات صدر سوائے قرآن مجید کے اور کسی کتاب پر چسپاں نہیں ہو سکتیں اگر ہو سکتی ہیں تو کس طرح؟

اس کے سوائے اور بہت آیات ہیں کہ جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنی حدیث کی مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں اور کتب حدیث میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ سلام علیہ فرماتے ہیں کہ اوتیت القرآن ومثلہ معہ۔ حرم رسول اللہ کما حرم اللّٰہ اور دوسری روایت علی کی کہ رسول اللہ سلام علیہ نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھکر اس کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام سمجھے وہ جنتی ہے بلکہ وہ اپنے کنبہ کے کسی دوزخی کو اپنی شفاعت سے جنت میں لیجائیگا (ابن ماجہ۔ ترمذی)

اس روایت کو اگر صدر کی آیات کے مقابل کیا جاوے تو انکی تطبیق نہیں ہو سکتی اس روایت سے بعض لوگ وحی غیر متلو اور وحی خفی کا ثبوت دیا کرتے ہیں معلوم نہیں کہ اُن کے پاس کیا ثبوت ہے اور قرآن کی مثل بشری کلام کو جانتے ہیں اور آیات بالا پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور حدیث صحیح اور ضعیف اور موضوع کے بھی قائل ہیں اور راوی شیطان کے بھی قائل ہیں جیسا کہ ابوہریرہ کی روایت مشکوٰۃ میں ہے حالانکہ اگر حدیث بشری کو مثل قرآن شریف مان لیا جائے تو قرآن مجید کا دعویٰ جو آیات صدر سے ثابت ہوتا ہے کہ میری مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں لا سکتا۔ رسول اللہ کا حکم بھی اگر مثل خدا مانا جاوے تو یہ دعوے بالکل ٹوٹ جاتا ہے وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا۔ اور اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (پ ۱۲ ع ۱۴) کے خلاف حکم کرنا پڑتا ہے اور دین میں دو حکم ماننے پڑتے ہیں حالانکہ قرآنی حدیث میں ایک ہی حکم اللہ تعالیٰ کے ماننے کا امر کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم اور رسول سلام علیہ کا حکم ایک دوسرے سے جدا مانتے ہیں وہ سخت کافر ہیں اور لیا نداراللہ تعالیٰ کے حکم میں اور اس کے رسول کے حکم کی تفریق نہیں کرتے اور نہ وہ دو حکم سمجھتے ہیں بلکہ وہ حکم اللہ تعالیٰ کا بموافقت نبی ایک ہی حکم مانتے ہیں اور مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کے مطابق دلیل شرعی محض حکم اللہ کو بلا شرکت مانتے ہیں یہ پکے مسلمان ہیں اگر آیت صدر میں حکم کے معنے نہ ہوتے تو نعوذ باللہ کیا اللہ اور اس کے رسول میں ذاتی اور صفاتی اتحاد کا امر ہے جو تمام قرآن مجید کے مخالف ہے اور خالق اور مخلوق میں تفریق ظاہر کرتا ہے اس تفریق کو اللہ تعالیٰ آپ تمیز کرتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اس کی مثالیں موجود ہیں اور قرآن مجید سے ایک موقع ایسا بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ سلام علیہ اپنی مجلس میں قرآنی حدیث بیان فرماتے تو بعض لوگ ایسے دوست بھی ظاہر تھے کہ جنکو آپ مخلص مسلمان خیال کرکے انکو پکا مسلمان جانتے تھے اور آپکو انکی صورتیں اور باتیں بہت اچھی معلوم ہوتی تھیں لیکن وہ در پردہ رسول اللہ سلام علیہ پر افترا اور بہتان بناکر پکے مسلمانوں کو قال قال رسول اللہ سرجلہ پر لگاکر دہوکہ دے دیتے تھے۔ سیدھے سادھے مسلمان بلا تحقیق رسول اللہ سلام علیہ کی افترا کو حدیث رسول کہنے لگ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ سلام علیہ کو ان کی قلبی خباثت اور افترا اور بہتان کی اطلاع بذریعہ وحی فرمائی کہ تو ایسے لوگوں سے بچ یہ بڑے ظالم ہیں جو اللہ و رسول پر افترا باندھکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس ساری تقریر کا خلاصہ اس آیت میں ہے وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۤئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (پ ۵ ع ۷) اس آیت سے دو قسم کی حدیث کا ثبوت ملتا ہے ایک غیر الذی تقول اور ما یکتب الذی قال رسول اللہ سلام علیہ یا کسی حدیث

چونکہ آپ نے بجنسہ عبارت لکھنے کی تاکید کی ہے۔ اسلئے لکھی گئی ہے۔ ورنہ قرآن شریف میں وقال الرسول ہے۔ ایڈیٹر۔

القرآن ... فواحظ الصلوٰۃ ... پتہ — منیجر اہلحدیث امرتسر

بشری کی قرآن مجید نے بحث نہیں کی کیونکہ اسکو دین میں کچھ علاقہ نہ تھا۔ اس آیت سے جب رسول اللہ سلام علیہ اور آپکی جماعت کو معلوم ہو گیا کہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو وضعی حدیثیں بنا کر قرآن حدیث کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں اور بعد وفات نبی سلام علیہ تو ضروری وضعی حدیثیں رسول اللہ سلام علیہ کی طرف نسبت کر کے ایک اسلام کو چند فرقوں پر تقسیم کردینگے اور باہم مسلمانوں کی عداوت اخوۃ اسلامی کے بدلے کردینگے تو آپ نے جناب باری میں درخواست کی کہ وضعی حدیث اور صحیح حدیث کا معیار کیا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (پ ۵ ع ۷) اس آیت میں اللہ تعالی نے قرآن شریف کو جو اختلاف سے پاک ہے معیار فرمایا ہے۔ خالق کی کلام اور مخلوق کی کلام میں فرق اختلاف کا ہے اگر مخلوق کی کلام ہوگی تو ضرور اس میں اختلاف ہوگا اور خالق کی کلام میں کبھی اختلاف نہ ملیگا۔ چنانچہ جسقدر فرق اسلامی اسوقت تمام دنیا میں موجود ہیں قرآن شریف کے کلام الہی ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہاں جو حدیثیں عن آبائی عن آبائی کے طرق سے وضعی ہر فرقے کے پاس موجود ہیں ان میں اختلاف کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں۔ ایک ہی چیز اگر ایک فرقے اسلامی کے نزدیک حلال ہے تو وہی چیز بجنسہ دوسرے فرقے والا بحدیث بشری حرام بتلاتا ہے اور صحیح حدیث اور وضعی حدیث کا معیار ہر فرقے اسلامی نے حسب اصطلاح قرارداد رواۃ کے ٹھیرایا ہے حالانکہ اس اصطلاح کا ثبوت قرآن حدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ رواۃ کی صحت و سقم کا علم رسول اللہ سلام علیہ کو تو بغیر وحی قرآن مجید ہوا ہی نہیں۔ دوسرا آدمی رسول اللہ سلام علیہ سے زیادہ دنیا میں کون ہے جو بغیر وحی کے رواۃ کی حالت معلوم کرلیوے اور رواۃ کو حدیث کی صحت اور سقم کا معیار بناوے۔ خلاصہ اس سوال کا یہ ہے کہ آیا فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ کی مثل کوئی کلام بشری بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتی تو اوتیت القرآن ومثلہ معہ کی تطبیق کیا ہے اور حدیث کتاب اللہ اور حدیث وضعی کا معیار اللہ تعالی نے کیا فرمایا ہے؟ ایک روایت میں ہے میں بشر ہوں جب امر دین بتلاؤں تو مانو اگر اپنی رائے سے تمکو کہوں تو نہ مانو اسکا معیار کیا ہے؟

اڈیٹر۔ یہ سراسر آپکی غلطی ہے آپکو معلوم نہیں کہ جس طرح سرکاری سپاہی دو قسم پر ہیں۔ ایک پولیس ہے جو صرف رعایا کو ڈرانا دھمکانا جانتی ہے اس کے ذمہ کام ہی یہی ہے۔ گولی برستے ہوئے دشمنوں کے سامنے جانا انکا کام نہیں دوسری قسم فوج ہے جو محض اسی لئے ہے کہ برستی ہوئی آگ میں کود پڑیں اور جان پر کھیل جائیں اور ذرہ بھر پرواہ نہ کریں۔ مخالفوں کی گولیوں کے زخموں کو برداشت کرنا فوجی سپاہیوں ہی کا کام ہے۔

اسی طرح علماء بھی دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو مسلمانوں کو مسائل دینی۔ احکام اخلاق سکھاتے ہیں کبھی فرصت کیوقت مسلمانوں کو کافر بھی بنا دیتے ہیں۔ بہت اچھا غرض جو کچھ کرتے خوب کرتے ہیں انکی مثال تو پولیس کی سی ہے جو محض اندرونی انتظام اور رعایا کے دبانے کے لئے سرکار نے رکھی ہوئی ہے۔ دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جنکو مخالفوں سے پالا پڑتا ہے ان کے کان مخالفوں کے اعتراضات سے آشنا ہوتے ہیں ان کے ذہن میں خدا نے جودت بخشی ہوتی ہے کہ اگر کوئی نیا سوال بھی ان کو پیش آتا ہے تو اسی ذہنی قوت سے وہ اسکو بھی حل کر دیتے ہیں اس قسم کے علماء کو فوج کے ساتھ مشابہت ہے حضرت استاد الہند مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے فوز الکبیر میں علوم قرآنیہ کی پانچ قسمیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک قسم کفار سے مناظرات کی بھی ہے اور قسم مسائل اسلامیہ بھی۔ چونکہ یہ دو کام دراصل الگ الگ ہیں اس لئے بہت کم ایسے علماء ملینگے جو دونوں اوصاف کے جامع ہوں (الا ماشاء اللہ) پس جو شخص مخالفین کے اعتراضات ان علماء سے دریافت کرتا ہے جو قسم اول میں ہیں یعنی محض روایات حدیثیہ یا مسائل فقہیہ بیان کرنے والے وہ درحقیقت اس ملکی افسر کی طرح ہے جو برستی گولیوں میں پولیس کے سپاہیوں کو بھیجتا ہے۔ میرے خیال میں ایسا افسر کسی ملک کے نظم و نسق کے قابل نہیں ٹھیک اسی طرح آپ کی غلطی ہے کہ آپ نے ملحدوں کے سوالات جنکو دوسرے لفظوں میں مخالفوں کی گولیاں نام رکھو علماء حدیثیہ کے روبرو پیش کر کے جواب کے طالب ہوئے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے ✽ بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

الحاصل آپ سے غلطی ہوئی ہے ان علماء کی بھی غلطی ہے کہ کسی سائل کو صرف ملحد یا ملحدانہ سوال کہکر منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ۔ تو بھلا ایک مسلمان ہے گو سوال انکا ملحدانہ ہیں لیکن اگر واقعی کوئی ملحد ہی آکر یہ سوال کریگا تو ہم اسکو کیا جواب دینگے اگر اسکو ملحد کہیں گے تو وہ کہیگا الحمد للہ کہ میں ملحد ہوں۔ اگر اسکو معتزلہ کہیں گے تو وہ کہیگا خدا کا شکر ہے کہ میں معتزلہ ہوں کیونکہ جس طرح ایک مسلمان یا اہل سنت اسلام اور سنی مذہب پر شکر کرتا ہے اسی طرح ایک ملحد یا معتزلی الحاد اور اعتزال پر شکر کر سکتا ہے۔ پھر یہ جواب اس کو کہاں تک مسکت ہو سکتا ہے بلکہ وہ اور خوش ہوگا کہ میرا سوال ایسا مضبوط ہے کہ مولانا

ahmadimuslim.de

جو اس بات کا ثبوت ہو کہ گویا میرے مذہب کی طرح مسلمان گمراہ ہو رہے ہیں ایسے حضرات کو چاہئے کہ اس قسم کے سائلوں کو آشتی و تسلی خوبی کے سبب زد فقرا اہلحدیث میں بھیجا کریں۔ بہرحال آپکے پہلے سوال کا جواب یہ ہے:۔

جواب :۔ ایک کلام دوسرے کی مثل ہوتا ہے اسکی وجوہات مختلف ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ جس طرح فصاحت بلاغت برجستگی۔ روانگی۔ صفائی میں ایک کلام ہے دوسرا بھی اُسی صفت کا ہے تو اسکو بھی کہا جاتا ہے خواہ مضمون دونکا مختلف ہو مثلاً ایک نے کہا یا کہ اعظم نے ثبوت توحید میں شستہ تقریر کی اور ایک نے ثبوت تثلیث میں مگر فصاحت بلاغت اور شستگی میں دونوں برابر ہیں تو کہا جائیگا کہ یہ تقریر بھی اُس تقریر کی مثل ہے یعنی اس عنوان میں۔ سرکاری مدارس میں جو امتحان مضمون جو طلبا لکھتے ہیں اُن میں بھی غرض زیادہ ملحوظ ہوتی ہے مضمون خواہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد بلکہ نقیض ہوں۔ مثلاً قلم اور تلوار کے مقابلہ پر سوال ہوتا ہے ایک طالب علم قلم کے فضائل لکھکر قلم کے لئے فوقیت ثابت کرتا ہے دوسرا تلوار کے مناقب بتلا کر تلوار کی برتری بتلاتا ہے مگر باوجود اختلاف ممتحن دونوں کو پاس کرتا ہے بلکہ دونوں کو ایک ہی تعداد کے نمبر بھی ملجاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وجہ خوبی ممتحن کے خیال میں مدار کار حقیقی جو اُس میں دونوں برابر ہوتے ہیں مضمون کی صحت یا غلطی سے ممتحن کو مطلب نہیں ہوتا بلکہ ممتحن نے طلبا کی تحریری قابلیت کا اندازہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک وجہ مماثلت یہ ہوتی ہے کہ اُن دونوں کلاموں کے احکام وجوب اور لزوم میں برابر ہوتے ہیں مثلاً ایک حکم وسیرا ای کی کونسل سے پاس ہو کر جاری ہوا ایک حکم صوبہ کے لفٹنٹ گورنر کی پیشگاہ سے نافذ ہو۔ تیسرا حکم شہر کی میونسپل کمیٹی سے نافذ ہو۔ یہ تینوں حکم۔ رعایا کے حق میں لزوم اور وجوب میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔ گو وائسرائے بحیثیت عہدہ سب کو اعلیٰ ہے اور لفٹنٹ گورنر اسکا ماتحت اور میونسپل کمیٹی تو خود رعایا کے ہاتھوں میں ہے مگر تعمیل کیلئے رعایا کے حق میں سب برابر ہیں۔ رعایا ان میں سے کسی کی حکم عدولی کرے تو سزایاب ہوگی۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک وجوہ سے مماثلت ہوا کرتی ہے مگر ہماری غرض انہی دو قسموں کی تفصیل سے حاصل ہو سکتی ہے۔

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ قرآن مجید جو اپنی مثل کفار سے مانگتا ہے تو اس مثل کی وجہ مماثلت کیا ہے اسکی وجہ مماثلت بتلانے میں گو علما و مفسرین مختلف ہوئے ہیں لیکن راجح قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی شستگی اور بلاغت مراد ہے کیونکہ کفار عرب نے مثل لانے پر آمادگی ظاہر کی تو یہ کہا تھا کہ (لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ) یعنی اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام بنا لیں اس میں بجز گذشتہ حکایات کے رکھا ہی کیا ہے۔ اس آمادگی سے معلوم ہوتا ہے کہ مثل سے مراد انہوں نے شستگی کلام سمجھا۔ پس اس لحاظ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی مثل نہیں ہے۔ جو شخص ان معنے سے حدیث کو قرآن کی مثل کہے وہ قرآن و حدیث سے ناواقف ہے۔

حدیث کو قرآن کی مثل کہنا دوسری قسم سے ہے یعنی وجوب حکم میں چنانچہ علماء اصول کی شہادات اس بارہ میں درج ذیل ہیں۔

نامی ۔ حسامی ۔ شاشی ۔ نور الانوار ۔ توضیح ۔ تلویح ۔ مسلم الثبوت وغیرہ میں بالتصریح یہ بات ملتی ہے کہ ان الحدیث یوجب العمل دون العلم الیقینی (نور الانوار صفحہ)

ان شہادات کو بھی جانے دیجئے خود حدیث ہی میں ان معنی کا ثبوت ملتا ہے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ" یعنی اے لوگو! مجھکو قرآن کی مثل اور احکام بھی ملے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی متکبر شکم سیر تخت پر بیٹھے اور کہنے لگے کہ جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اُسے حلال سمجھو جو حرام پاؤ اُسے حرام سمجھو اسکے سوا اور کچھ نہ مانو۔ یاد رکھو جو کچھ خدا کے حکم سے خدا کے رسول نے حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے جو خدا نے قرآن میں حرام کیا ہے۔

اس حدیث کے الفاظ ہی سے مثلیث کا جواب ملتا ہے کہ حدیث کو جو قرآن کا مثل کہا گیا ہے اُس سے مراد وہ مثلیت نہیں جو قرآن کی مثل کفار سے طلب کی گئی ہے بلکہ اس مثل سے مراد وہی ہے جو میونسپل کمیٹی کو ویسرائے کے احکام کے مثل سمجھا جاتا ہے۔

(باقی دارد)

کھلا خط

بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

آپکو معلوم ہی ہوگا کہ مسلمانوں کی حالت آجکل کیسی نازک ہو رہی ہے اور کہاں تک انکو اپنوں سے سوا غیروں کے ساتھ بھی اتفاق و اتحاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ گو اتفاق ہر زمانہ میں مفید ثمرات حسنہ ہے مگر اس زمانہ میں تو واجبات سے ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ محض اپنے ذاتی منافع کے لئے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ (اتفاق) سے محروم

ahmadimuslim.de

کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں آپ جہاں کہیں بطور وعظ گوئی کے جاتے ہیں آپکا یہی وعظ ہوتا ہے کہ ان وہابیوں (اہلحدیثوں) کو مساجد سے نکالدو۔ مسجدمیں گھس آئیں تو مسجدوں کو دھو ڈالو۔ لوٹوں کو ہاتھ لگائیں تو لوٹوں کو پھوڑ دو چٹائیوں کو جلا دو۔ سلام وکلام ان سے بند کردو۔ رشتے ناطے چھڑا دو۔ چنانچہ آپکی اسی قسم کے مواعظ حسنہ سے ضلع جالندھر میں شورہ اٹھا تو دو دفعہ خاکسار کو جالندھر پہنچنا پڑا مگر افسوس کہ آپ روپوش ہو بیٹھے۔ اس کے بعد آپنے ضلع فیروزپور کے قراح میں سر نکالا تو اہالی فیروزپور نے پھر مجھے بلایا اور میں نے پہونچکر آپ کو ملنے کی کوشش کی مگر آپنے ۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو مجھے ایک تحریر بھیجی کہ میں خود ہی امرتسر آ جاؤنگا یا آپ جالندھر آ جائیں۔ اس کے بعد آپنے ایک محض جھوٹا اشتہار شائع کیا جسکے کذب وافترا ہونے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ آپنے اس میں میاں نظام الدین صاحب [redacted]

اس تحریر کی ... ہیں۔ اس اشتہار میں آپنے پھر بھی بعض بہتان لگا کر [redacted]

فیروزپور کے اطراف قصبہ دہرم کوٹ وغیرہ میں جاکر پھر اسی قسم کی تفرقہ انداز تقریریں کرنی شروع کردیں جو مسلمانوں کے حق میں آجکل ہوا ن سوح سے بڑھکر مضر ہیں۔ گو آپکو اپنے مرغی پلاؤ کے نشہ میں سب مسلمانوں کا شش دنگہ نظر آتا ہوگا لیکن عام حالت جو مسلمانوں کی ہے اس کو ملحوظ رکھکر کوئی دردمند مسلمان آپکی اس کارروائی کو پسند نہ کریگا۔ مولوی صاحب! ذاتی مفاد کا لحاظ کرنیوالے بھی دنیا میں ہیں مگر جو لوگ ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو قربان کردیں حقیقت میں وہ بدترین مخلوق اور ننگ قوم کہلانے کے مستوجب ہیں۔ قصبہ دہرم کوٹ وغیرہ میں جو آپنے اس قسم کی شر انگیز تقریریں کیں تو وہاں کے دردمندوں نے اس بلا کے دفعیہ کے لئے مجھے بلایا تو میں نے انکو کہا کہ مولوی صاحب جالندھری سے لکھوا کر بھیجو کہ وہ مجھ سے مباحثہ کرینگے چنانچہ انہوں نے آپکی دستخطی تحریر میرے پاس بھیجی جو ۱۷ محرم ۱۳۲۶ھ کی لکھی ہوئی ہے میں نے وہ دیکھکر سمجھا کہ اب تو شاید تصفیہ ہو جائے چنانچہ میں امرتسر سے بتاریخ ۲۴ چلکر ۲۵ فروری کو مع کئی رفقا کے قصبہ مذکور میں پہونچا مگر افسوس کہ آپ ایسے مبہوت ہوئے کہ پہلے تو میرا آنا انکار آپنے یہ کہا کہ ہمارا انکا کوئی بڑا اختلاف نہیں معمولی اختلاف ہے ہم بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ (اہلحدیث) بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔[1]

چونکہ یہ رائے آپکی عام (پبلک) جلسہ میں نہ تھی اس لئے قصبہ مذکور میں میں نے پہونچکر آپکو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے وہاں بھی اپنے معمولی حیلے بہانوں سے کام لیا بلکہ ان سے بھی بڑھکر گھری چال چلے کہ میں تو اپنے ضروری شاغل کو چھوڑ کر مع اپنے احباب کے منگل کے روز پہونچا جو مباحثہ کا مقررہ دن تھا مگر آپنے ہماری جواب میں زبانی تو یہ کہا کہ ہم جمعہ کو مباحثہ کرینگے لیکن بعد میں جب سمجھا ہوگا کہ گو یہ عدیم الفرصت ہیں تاہم ممکن ہے کہ جمعہ تک ٹھیر جائیں اس لئے صبح ہی ایک تحریر بھیجدی کہ اتوار کو مباحثہ کرینگے جسکا صاف صاف مطلب یہ تھا کہ نہ تو ہم چار پانچ روز تک بیکار بیٹھ سکینگے نہ مباحثہ کی نوبت آویگی ہر چند منت و سماجت بھی کرائی مگر یہی جواب آتا رہا کہ ہم تاریخ نہیں بدل سکتے۔ آخر جب خطرہ ہوا کہ مبادا اتوار کو آ دھمکیں تو جمعہ کے روز بعد عصر پیغام بھیجا کہ ہم عیدگاہ کے میدان میں جاتے ہیں آ جاؤ۔ لطف یہ کہ میں اسوقت ایک [redacted]

لکھا کہ اگر آپ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اطلاع دیں کہ ہر دفعہ کی تقریر کے لئے فریقین کو دس دس منٹ ہونگے۔ یعنے ایک کی تقریر کیوقت دوسرا بالکل خاموش رہیگا۔ یہ بھی لکھا کہ آپنے جالندھر والے اشتہار میں جو مہر نظام الدین صاحب کے نام سے آپ نے جاری کرایا تھا اس شرط کو منظور کیا ہوا ہے پس اب بھی منظوری سے اطلاع دیں مگر افسوس کہ آپنے کوئی جواب نہ دیا اور نہ مباحثہ کیا۔

یہ ہے آپکی مختصر مسلسل واقعات۔ اب ان واقعات مسلسلہ کو لکھکر بڑے ادب سے عرض ہے کہ آپ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادیں۔ انکو اتفاق واتحاد کا سبق پڑھا دیں انکی ضروریات انکو سمجھا دیں فضول رسومات قبیحہ سے انکو نفرت دلا دیں۔ اور اگر آپکو واقعی اہلحدیث کے مذہب کی سمجھ آج تک

[1] اسی طرح آپکے بھائی یا پیر و مرشد مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے دعوتنامہ عمر اہلحدیثوں کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے رہے آخر خاتمہ عمر پر لکھدیا کہ مقلدوں غیر مقلدوں میں غالباً اختلاف جزئیات کا ہے (دیکھو فتح رحمانی صفحہ ۳) یہ ہیں ان حضرات کے ہتکنڈے کہ تمام عمر تو سب وشتم میں گذاری آخر بات نکلی تو جزئیات کی (خدا انکے حال پر رحم فرمادے)

ahmadimuslim.de

نہیں آئی یا آپ اسکو ابھی اپنے علم میں غلط اور جھوٹا جانتے ہیں تو میں آپ کو مذہب اہلحدیث سمجھانے کے لئے حاضر ہوں۔ پس آپ حسب وعدہ امرتسر میں تشریف لاویں۔ انتظام مباحثہ میرے ذمہ ہوگا۔ یا جالندھر میں خود انتظام کرکے مجھے بلائیں یا ان دونوں شہروں کے علاوہ شہر فیروزپور میں تشریف لانا منظور کریں وہاں کا انتظام اہالی فیروزپور کرنیکو طیار ہیں۔ میرے خیال میں شہر فیروزپور میرے اور آپ دونوں کے حق میں بہتر ہوگا۔ کہ ہم دونوں بلا تکلیف ذمہ داری کے مباحثہ کرسکینگے۔ پس امید ہے کہ آپ ذاتی مفاد کیلئے قومی نقصان کو گوارا نہ کرینگے۔ مولوی صاحب! میں آپکی منظوری کا منتظر ہوں۔

دوستوں کو اطلاع۔ مولوی صاحب جالندھری جہاں جائیں۔ اگر مسلمانوں کو مسائل اسلامی۔ مذہبی۔ اخلاقی بتلاویں تو بڑی خوشی سے سب سنیں اور مولویانہ ادب کی خاطر بھی کریں اور اگر حسب عادت شریفہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرنے کی کوشش کریں تو فوراً ان سے مباحثہ کا تحریری وعدہ لیکر میرے پاس بھیجدیں۔ مگر اس تحریر میں یہ شرط بھی مذکور ہو کہ مباحثہ میں دونوں فریقوں کو تقریر کے لئے برابر وقت ملیگا۔ اور ایک کی تقریر کے دوران میں دوسرا بالکل خاموش رہیگا۔ ایسی اقرار کے بعد مجھے اطلاع دیں۔

ابوالوفاء

سید جماعت علی شاہ کی نسبت چند سوال

بخدمت جناب مولانا ثناءاللہ صاحب تسلیم۔ اخبار اہلفقہ کے متعدد پرچہ جات کے مضامین میں جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے متعلق ملاحظہ کئے گئے چونکہ شاہ صاحب نواح سے یہاں مقیم ہیں اور پبلک انکی ذات سے بدظن ہوگئی ہے۔ سنی۔ شیعہ۔ اہلحدیث۔ مرزائی وغیرہ کل انکے مخالف ہیں اور نیلگری اور کنور میں خلاف اہل سنت وجماعت کیا۔ لہذا مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش (پیر بہرام والا) نے انکی تردید میں سہ رسائل تصنیف فرماکر تقسیم کئے جنمیں سے ایک رسالہ "چہار مسئلوں کی تحقیق" ارسال خدمت ہے اور حیدر شاہ صاحب نے جماعت علی شاہ صاحب کو متعدد دفعہ بالمشافہ گفتگو کے لئے خطوط روانہ کئے اور زبانی کہلا بھیجا۔ مگر شاہ صاحب نے صاف مباحثہ سے لوگوں کے روبرو انکار کردیا اور خطوط کا بھی جواب نہیں دیا۔ اور آٹھ دن سے لال مسجد میں وعظ ہورہے ہیں جنمیں اہلحدیثوں کو کافر وغیرہ سے خطاب کررہے ہیں۔ اور چند عقیدے بھی بیان کئے گئے ہیں نیز امرتسر میں تین چار دفعہ ثناءاللہ صاحب کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آئے دم خشک ہوگیا یہ ہوگیا وہ ہوگیا غرض جو دل میں آیا کہتے گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی کافر قرار دیا اور اُن کے کل مریدوں کو بھی کافر قرار دیا ایسی ہی عبدالحق صاحب مرزائی نے بھی آپکو مباحثہ کا ایک خط روانہ کیا جو اثنائے وعظ میں ایک شخص نے شاہ صاحب کو دیا لیکن شاہ صاحب نے اس مباحثہ سے بھی صاف انکار کردیا۔ اور بیان فرمایا کہ میں نے خود مرزا کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آیا۔ میں خود اسی سے مباحثہ کرونگا تمہارے سے کچھ کام نہیں اور اپنی کتاب "فیضان علی پور" میں بھی تحریر کیا ہے کہ ۱۹۰۳ء میں جب مرزا صاحب قادیانی سیالکوٹ آیا اس وقت انہوں نے بذریعہ اشتہارات رجسٹری مباحثہ کے لئے بلایا پھر وہ نہ آیا وغیرہ وغیرہ غرض مندرجہ ذیل امورات جواب طلب ہیں لہذا ازراہ مہربانی اپنے پرچہ کے ذریعہ جواب شائع فرمائیگا۔

(۱) جماعت علی شاہ کا مذہب کونسا ہے؟

(۲) یہ اپنے آپ کو محدث کہتے ہیں یہ سچ ہے یا غلط؟

(۳) آیا امرتسر میں جماعت علی شاہ نے آپکو مباحثہ کے لئے بلوایا یا نہیں۔ اگر بلوایا تو آپنے جواب کیا دیا؟

(۴) سیالکوٹ میں انہوں نے مرزا قادیانی کو مباحثہ کے لئے بلوایا ہے یا نہیں اگر بلوایا ہے تو جواب کیا پایا؟

(۵) جماعت شاہ ندوہ کے سرپرست مقرر ہونے کے آگے ندوہ کے ممبر تھے یا نہیں؟

(۶) انہوں نے کبھی کسی سے مباحثہ کیا یا نہیں؟

(۷) جماعت علی شاہ نے اپنی کئی وعظ میں بنگلور کو کفرستان کہا ہے (کیونکہ یہاں کے کل لوگ مخالف ہیں) آیا ایسا کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۸) کئی وعظ میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ حلقہ مریدی میں شامل ہوں وہ مسلمان ہیں اور جو انکار کرے وہ کافر ہے۔ ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۹) جماعت علی شاہ کا بیان ہے۔ کہ دودھی۔ ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتھ کی جیسے یا انکی پکائی ہوئی چیز کا کھانا حرام ہے۔

(۱۰) آیا جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں اس سے بیعت کرنی جائز ہے یا انکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا

(محمد علی حسین خان)

جوابات

(۱) شاہ صاحب حنفی مذہب کے مدعی ہیں مگر انکا عقیدہ اور عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے

(۲) محدث کہتے ہیں لیکن حدیث جانتے نہیں نہ پڑھی نہ پڑھائی۔ ورنہ سند تعلم بتلاویں

ahmadimuslim.de

درخواستیں

نمبر ۸۳ - حافظ محمد ابراہیم امام مسجد گنج شہیداں قصبہ انگو ہرو ضلع پنج محل گجرات۔

نمبر ۸۴ - قادر بخش طالب علم از احمد پور شرقیہ مدرسہ اسلامیہ ریاست بہاولپور

نمبر ۸۵ - غلام رسول طالب علم باکی پور ڈاکخانہ ہندو محلہ درگاہ۔ بمکان ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب

سائل قواعد کے پابند ہیں یا تو مرا دخود دیدیں یا ایک خریدار مستقل بنا دیں۔

سید محبوب شاہ حسنی وامہ ضلع ہزارہ کی ہتھ نا لگی

میں نے بحوالہ اخبار اہلحدیث ۲۶ ذی الحجہ سید محبوب شاہ حسنی حنفی قادری داتہ ضلع ہزارہ کو ۳ فروری کے روز ۲ کے ٹکٹ نفادیں برائے منگانے کتاب "محاسن الاسلام" بھیجے ہیں۔ بعد کچھ انتظار کے پھر ۱۰ فروری کو لکھا کہ کتاب جلد ارسال فرمائیے اور انعام کی فکر کیجئے کتاب پہونچنے پر انشاء اللہ جلد معقول جواب لکھا جاویگا۔ مگر آجتک نہ کتاب آئی نہ کسی جواب سے اطلاع ملی۔ شاید میرے اتنا لکھنے سے ہی سید صاحب کو خاموش رہکر شکایت کا نشانہ بنایا ہو میرے خیال میں سید صاحب نے یہ تذکرہ مشتہر کرایا ہوگا کہ اہلحدیثوں کے ساتھ اور تو کچھ بن نہیں آتی بس دہوکہ کرکے ان کے چار چار آنہ کے ٹکٹ ہی اینٹھ لئے جائیں۔ واہ صاحب پہلی دفعہ ہی آپکی قلعی کھل گئی کاش آپ صاف کہدیتے کہ مجھو ٹکٹوں کی ضرورت ہے تو شاید آپکو چار آنہ سے کچھ زیادہ بھی مل جاتا۔ میدان میں مجھ اہلحدیث ہی کے سامنے حضرت گھر بیٹھے ہر ایک کو کیسے کر سکتا ہے یہ وہ زمانہ نہیں کہ کوئی پرساں نہ ہو منہ میں کتنے دانت ہیں۔ جناب جب وہ کتاب یا رسالہ فرمائیے ورنہ میرے ٹکٹ واپس بھیجئیے خیرات کے مستحق یہاں بھی بہت ہیں منتظر الجواب محمد عبدالکریم عفی عنہ امام مسجد جامع شادیوال ضلع گجرات پنجاب

نائب اڈیٹر۔ اسی مضمون کا ایک اور خط بھی مولوی عبدالخالق صاحب موصوف کا مائے بریلی سے دفتر اہلحدیث میں موصول ہوا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سید محبوب شاہ کو ۲ کے ٹکٹ کتاب کے لئے روانہ کئے سوالیہ بھیجا اور خط بھی لکھا مگر آجتک نہ کتاب آئی نہ ٹکٹ واپس کئے نہ خط

مسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جاسکتا اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائیگا جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے۔ بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث امرتسر سے ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے سردست قیمت سالانہ مع محصولڈاک ۱۲ عہ ممالک غیر ہند سے ۱۶ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔ خاکسار ابوالوفا

(۳) محض جھوٹ صریح کذب ہے وہ بھلا کسی کو مباحثہ کے لئے کیا بلائینگے؟

(۴) سیالکوٹ میں جب مرزا قادیانی گیا تھا تو انہوں نے اور انکے مریدوں نے عوام میں جوش پھیلا کر مریدوں کے نام سے اشتہار بازی کی تھی جسکا جواب مرزائیوں نے کچھ نہ دیا تھا کیونکہ عام شورش تھی۔

(۵) ندوہ کے ارکان انتظامیہ میں تو نہ تھے البتہ عام ہوا خواہوں میں تھے چنانچہ امرتسر کے جلسہ ندوہ میں انہوں نے تقریر بھی کی تھی۔

(۶) خدانخواستہ۔

(۷) یہی تو ہمارے بیان کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے مخالف ہے۔ حنفی مذہب میں ہے "لا نکفر اهل القبلة" (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے)

(۸) حضرت مجدد صاحب سرہندی جنکی طرف شاہ صاحب اپنی نسبت کرکے مجددی بنتے ہیں (۲۵) لکھتے ہیں "روز قیامت از شریعت خواہند پرسید از تصوف نخواہند پرسید" پس سوچ لو کہ شاہ صاحب کا قول صحیح ہے یا مجدد صاحب کا۔

(۹) یہی اس بات کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے حنفی مذہب یہی ہے کہ کفار کی نجاست اُن کے دلوں میں ہے بدن پر نہیں۔

(۱۰) مروجہ بیعت کی اول تو ضرورت نہیں اگر ہو بھی تو کسی ایسے شخص سے چاہئے جسکو دل میں توحید و سنت کی برکت ہو۔ شاہ صاحب موصوف تو اپنے اعتقادات اور طرز عمل میں حسب فتوے علماء حنفیہ اس قابل نہیں (دیکھو شرح فقہ اکبر) نماز تو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے جائز ہے۔ جو لوگ اختلاف عقائد کی وجہ سے نماز کے عدم جواز کا فتوے دیتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق مفصل مضمون اہلحدیث کے کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔

۴ر داخل غریب فنڈ

غریب فنڈ

بقایا سابقہ	۱۲ر
آئندہ مبلغ از عبدالغنی صاحب از بھوہیا از فتوے فنڈ	۴ر
۱ر سعیہ	
کل	۱۶ر

ahmadimuslim.de

اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی ضرورت

گذشتہ سے پیوستہ

خیر قیامت کا تو کچھ ایسا خوف نہیں کیونکہ ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے

لیکن افسوس زیادہ ہے تو صرف اس کا ہے کہ کہیں اردگرد اور قبرگردوں کے رسم اور تماشا کو ہماری برباد اور مٹیا ناس کر دیں تو بڑی خرابی یہ لازم آئیگی ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو اس کے بچاؤ کی صورت کوئی ایسی ہونی چاہئے کہ جس میں عوام جہلا جس طرح دام تزویر میں محبوس و مقید ہیں نکلنے نہ پاویں اس وجہ سے بالذات بالتبع اور حقیقت مجاز یہ ان چار لفظوں کی اوٹ اور پردہ نہایت ہی مناسب اور موزون سمجھا بس یہی وجہ ہے کہ جب کوئی بڑے سے بڑا موحد ٹھوکر دینے لگتا ہے جھٹ سے بالذات و بالتبع اور حقیقت - مجاز جیسا موقع پیش آتا ہے گانے لگتے ہیں جی ہاں ہم تو مجازاً کہتے ہیں بالحقیقت نہیں سمجھتے اور میرا مقصود تو بالتبع ہے بالذات نہیں کہتے - بھلا اس قسم کی مکاری اور شعبدہ بازی کل قیامت کے دن احکم الحاکمین کے اجلاس میں کام آویگی وحاشا ثم حاشا آہ افسوس اس دن کے لئے سرور کائنات فخر موجودات رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے پیارے اصحاب کو نصیحت کیا کرتے تھے لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبدہ ورسولہ (بخاری) یعنی مجھے حد سے زیادہ نہ بڑھا دو جیسے نصاریٰ نے ابن مریم حضرت عیسیٰ کو حد سے بڑھا دیا پس ہم تو اس کے بندے اور رسول ہیں - اور کبھی اس طرح فرمایا کرتے لا تفضلونی علی موسیٰ (بخاری) یعنی حضرت موسیٰ پر مجھے فوقیت مت دو -

اللہ اللہ آنحضرت کی ایسی دور اندیشی اور ایسی بلند خیالی کہ اپنے اصحاب کبار کو ایسی پاک نصیحت اس خیال سے فرماتے کہ مبادا میری پیاری امت اگلی اہل کتاب کی طرح شرک و کفر کے مہلک عارضہ میں مبتلا نہ ہو کہ جس سے انپر جنت کی دائمی عیش و عشرت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے ؎

باران رحمت بر مزارش + بر تربت آل و چار یارش

لیکن آپ کی خیرخواہ امت نے بدنصیب اہل کتاب کے عقیدہ و شرک سے بھی آگے بڑھکے کئی گونہ نمبر بڑھا دیا شاباش - پس امت ہو تو ایسی ہو - اسپر بھلا کس منہ سے اپنے اخبار ہنود اور یہود و نصاریٰ پر لعنت اور ملامت کو جائز سمجھتے ہیں جبکہ خود اسی بدولت ایسے ناگفتہ بہ مہلک شرک و کفر کے عارضہ میں مبتلا ہو کر جاں بلب ہو رہے ہیں ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست -

مجھکو ہنسی تو اس بات پر آتی ہے کہ باوجود ایسے ایسے ناپاک عقائد کے - اہل قبریہ - شرکیہ - بدعیہ - اباحیہ ہونے کے عوض اپنے کو حنفی بتاتے ہیں تو اس کے جواب میں سوائے اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے ؎ برعکس نام نہند زنگی کافور - اور ساتھ ہی اس کے طرفہ تماشا یہ ہے کہ بڑی تپاک سے عشق محمدی اور شوق احمدی کا دم بھرتے ہیں اور وجد اور کیفیت کی صورت میں آکر گھوم گھوم کر اور جھوم کر یہ اشعار بھی پڑھتے ہیں ؎

ما عاشقان جلوۂ روئے محمدیم + دلبستگان رشتۂ موئے محمدیم

ما را شمیم پیرہن کس عزیز نیست + دلدادگان نکہت بوئے محمدیم

آب حیات خضر بکام دلم چہ سود + ما تشنگان آں لب جوئے محمدیم

اور عشق محمدی اور شوق احمدی کی حجت دیکھو تو سبحان اللہ رسول اللہ کے فرمودہ سے صریح انکار آں جناب فیضمآب تو یہ ارشاد فرماتے ہیں لا تشرک باللہ شیئاً وان قتلت وحرقت یعنی کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیراؤ اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جاوے اور مدعیان عشق محمدی کا یہ گندہ فہم اور پلید خیال کہ شرک و کفر کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور اپنے زعم فاسد اور باطل میں اسی کو توحید اور سچی مسلمانی تصور کرتے ہیں - ذرہ انصاف تو کیجئے وہ ان کا دعوے اور یہ دلیل بعید ہے ان کو کچھ بھی لگاؤ ہے لاحول ولا قوۃ -

پس ہمارے معزز ناظرین سمجھ پائے ہو اسلام کی ایسی نازک حالت ہے اور اسوقت اسلام کی وہی حالت نمایاں ہے جیسے حضور انور صلعم کے مبعوث ہونے کے قبل تھی کہ اسوقت شرک و کفر سے ہر گلی کوچہ اسی طرح معمور ہو رہا تھا کہ توحید بیچاری کی ہستی تک نام تک باقی نہ تھا جسکو مولوی الطاف حسین حالی نے یوں لکھا ہے ؎

قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا + کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا

یہ عزّیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا + اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

لیکن اسوقت تو خدا کی خاص دستگیری یہ ہوئی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپکے مسیحائی علاج نے جنکو شرک و کفر مہلک عارضہ نے اپنے کمال تاثیر سے کچھ ہی سے صبح و شام کا مہمان بنا دیا تھا ہر کو اس طرح جگا کر کے شراب توحید سے محمدیہ سرشار کر دیا کہ ہنوز انکا نام نامی اسم گرامی حدیث کی کتابوں میں زندہ ہے اور الی یوم القیامۃ زندہ رہیگا -

ahmadimuslim.de

آپ پھر آں حضرت کی رحلت کے زمانہ دراز کے بعد ہی کہنہ عارضہ (شرک و کفر) نمودار ہو کر لوگوں کی ہڈیوں تک پہونچکر ناسور کی شکل پیدا کر دی ہے کہ جس سے زیست آنحضرت کی امید نہیں معلوم ہوتی ہے۔

کیا سمجھتے ہیں کہ یہ عارضہ فی حد ذاتہ متعدی ہو تو اس لئے بہت حفظ ما تقدم یہ امر ضروری اور لابدی ہے کہ اپنی توحید اور ایمانی صحت کے لئے کوئی مقویات کا استعمال رکھنا چاہیئے تو ہماری تحقیق قاصر اور تشخیص ناقص میں ہر ہفتہ اہلحدیث پرچہ کے مطالعہ کے برابر کوئی چیز مفید تر نہیں۔

خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزاں۔ پٹنہ

بوسۂ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

(اور تم کہتے ہو) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وہابیہ حنفی بار بار سند لاتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کہتا ہے بلکہ اس سے زائد فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی حنفی مادہ فہم و تفقہ کا نہیں رکھتے ہیں حجۃ الہند شاہ ولی اللہ صاحب کا یہ مسلک نہیں ہے اور نہ وہ اسکو جائز سمجھتے ہیں انتباہ میں بذیل اذکار و اشغال چشتیہ طواف کو عمل کشف قبور میں رسالہ عزیزیہ سے عبدالعزیز چشتی کے نقل فرمایا ہے چونکہ بنا اس کتاب کی اوپر ذکر سلاسل و اذکار و اوراد صوفیہ بلا رد و طرد اس کے ہے اسلئے کسی چیز کا ذکر دلیل اسکی مقبولیت کی نہیں ہو سکتی ہے شاہ صاحب کا جو مسلک خاص ہے اسکو حجۃ اللہ البالغہ میں ذکر فرماتے ہیں غور سے سنو! محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ صدق رسول اللہ صلعم حیث قال لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہم قالوا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن الآن اصفکم ما اصفه منافقوا امة من وجوه الشرك واغضبوا قلبه عصيه وضيقوا صدر حامل وحيه فقد رأينا رجالا في ضعفاء المسلمين يتخذون الاحبار والرهبان اربابا من دون الله يحلون حول قبورهم ويحجون الى قبورهم وآثارهم واتلالهم كما كان اليهود والنصارى يفعلون كذلك انتہی یعنی آں حضور نے سچ فرمایا ہے کہ تم اپنے پہلوں کی چال چلوگے بالشت بالشت بھر۔ ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہونگے تو تم بھی ایسا ہی کرو گے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہود ونصاریٰ کی چال چلینگے تو آں حضور نے فرمایا کہ پھر کون یعنی انہی کی چال چلوگے اس حدیث کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ تم سے بیان کرتا ہوں جو اس امت کے منافقوں نے وجوہ شرک کے پیدا کرکے انکی وحی کے قلب میں غصہ دلایا اور اس کے حامل وحی کے صدر کو تنگ کیا۔ میں نے بہت مردوں کو دیکھا جو مسلمانوں کے بھیس میں ہیں انہوں نے اپنی مولویوں اور درویشوں کو سوائے خدا کے رب بنا لئے ہیں وہ لوگ انکی قبروں کے گرد گھومتے ہیں یعنی طواف کرتے ہیں اور ان کے آثار و اطلال اور قبروں کا حج کرتے ہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ کرتے ہیں شاہ جی تونے دیکھا کہ حضرت حجۃ الہند تمہاری کیسی تکذیب کرتے ہیں اور اسی مضمون کی جو انتباہ میں بعض پیر زادوں سے منقول ہے کیسی تردید فرما رہے ہیں اور طواف قبور کو گور پرستی و شرک فرما رہے ہیں اور قبر کی طرف حج کرنیوالوں کو (یعنی بعد سفر کرکے زیارت قبر کے لئے جانا اور قبر کا طواف کرنا اور قبر کا بوسہ لینا وغیرہ وغیرہ اعمال شرکیہ و بدعیہ جو گور پرست کرتے ہیں) یہود و نصاریٰ کی چال تبلاکر ان کے کرنیوالوں کو منافق فرماتے ہیں شرم کرو کیا اپنے استاذ دادا و شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی وہابیہ کہو گے نمک خوردن و نمکدان شکستن اسی کو کہتے ہیں اور مولوی موسیٰ کا قول جو تم نے نقل کیا ہے انکا قول کس شمار میں ہے جس اجتہاد پر اس مسئلہ کی مولوی موسیٰ نے بنا رکھی ہے وہ اجتہاد انکا غلط ہے لم یذهب الیه احد من سلف الامۃ اگر شارع علیہ السلام کی طرف سے حیلولت قبر کی درمیان زائر اور مزور کے غیر معتبر ہوتی تو آں حضور کا یہ ارشاد سراسر ارشاد کیوں ہوتا ولا قبرا الا سویتہ یعنی نہ چھوڑے کسی قبر کو مگر اسکو برابر کرے اس صورت میں حسب فہم و تعلیل مجتہد موسے کے اس تسویہ قبر میں جو کچھ ایذا و تکلیف مردہ کو متصور ہے انکا عشر عشیر قبر پر تکیہ کرنے اور قبر پر چلنے اور اسپر بیٹھنے میں نہیں ہے حالانکہ ان سب کی ممانعت سنت میں موجود ہے پس تعلیل مولوی موسے کی کہ حیلولت قبرا درمیان زائر و مزور اعتبار نمادہ بے اعتبار ہوگی علاوہ اس کے یہ قول مولوی موسے کا آپکے نزدیک بھی مردود ہے کیونکہ آپ اسی مضمون بوسہ میں لکھتے ہیں (اب یہ بھی واضح ہو کہ بوسہ قبر کے متعلق یہ تو میرا عقیدہ نہ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق و علی العموم جائز ہے) اور مولوی موسے کے تحریر سے عموماً اسکا جواز مفہوم ہوتا ہے اور نیز جتنی عبارتیں آپنے متعلق بوسہ قبر کے نقل کیں ہیں ان سب کا قول بھی مولوی موسے کے خلاف ہے۔ کما عرفت فیما تقدم۔

باقی دارد

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۹۳ ۔ زید مسلمان متقی ہے وہ اگر مشرک و بدعتی وکافر و ہندو کے یہاں کا کھانا کھالیوے تو ایمان میں اس کے خلل آتا ہے یا نہیں۔ اگر کھا دے تو ساتھ کراہیت کے یا بلا کراہت کے۔ اس کے علاوہ ہندو کی کن کن قوموں کے یہاں کھا وے اور کن کن قوموں کے یہاں نہ کھا وے جن جن کے یہاں کھانا چاہئے اور جس جس کے یہاں نہ کھانا چاہئے نام بنام اقوام کے تحریر فرما دیں (شیخ محمد عبدالستار ابراہیم پور ڈاکخانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۹۳ ۔ جس قوم اور جس شخص کے برتن اور ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ہاں سے کھانا جائز ہے جس کے ناپاک ہوں ناجائز ہے خواہ نمازی بھی ہو۔

س نمبر ۹۴ ۔ زید اپنے تئیں سید و آل رسول کہتا ہے۔ مگر کوئی خصلت و بو سید کی نہیں پائی جاتی اور مشرک و بدعتی ہے۔ تارک الصلوٰۃ و تارک الصوم ہے اور عالموں فاضلوں کو چتریا کے بھنڈوا کہتا ہے۔ اگر اس کو ہدایت کرے یا ہدایت کیواسطے بلا دے تو کہتا ہے جاؤ تمہیں کو بھی شہود بجر کر کے لو تمہیں جنت کو جانا ہمیں دوزخ میں جاویں گے ایسے سید کا ادب تعظیم کرے یا کہ نہیں اور نماز جنازہ پڑھے یا نہیں اور مقابر مسلمانوں میں دفن کرے یا نہیں اور دوستی دوستانہ ایسے سید کی کرنا روا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴ ۔ ایسا آدمی نہ سید ہے نہ اسکی کوئی تعظیم ہے بلکہ اس کے ایمان میں خطرہ ہے اگر اس تو بین لفظ کہنے کے بعد اس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے تو جنازہ اس کا جائز ہے نہیں تو نہیں۔ حدیث شریف میں ہے من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه یعنی جو بد اعمالی کیوجہ سے پیچھے رہیگا وہ نسب کیوجہ سے آگے نہ بڑھ سکیگا۔

س نمبر ۹۵ ۔ زید کے کل متعلقہ اہل بیت داخل خانہ پچیس آدمی عورت مرد ہیں۔ کیا ایک گائے قربانی کرنے سے سب کو ثواب برابر ہے یا کمی بیشی اور پچیس آدمیوں کا کاروبار کھانا پانی لین دین سب ایک ہی میں ہے۔ اور سب کا ولی زید ہے سب کی طرف سے ایک گائے یا ایک بکرا کافی ہے یا کہ ہر ایک کی طرف سے ایک بکرا یا گائے کا ساتواں حصہ ہونا چاہئے اگر ہر ایک کی طرف سے تو تین گائے سالم اور چار بکرا ہو تب ہر ایک کی طرف سے قربانی پورے طور سے ہوتی ہے۔ اب آپ یہ فرمائیے زید سب کا ولی ہے تو ولی ہی پر قربانی واجب ہے یا کہ سب پر۔ اگر ولی ہی پر واجب ہے تو قربانی کا ثواب ولی ہی کو ہوگا۔ اور ولی کے کل ذمہ دار ثواب سے محروم رہیں یا انکو بھی ہوگا (ایضاً)

ج نمبر ۹۵ ۔ قربانی کا حکم سب کا ادا ہو جائیگا کیونکہ ایک خانہ پر ایک ہی قربانی ہے اگر زید کے سوا دوسرے بھی کرنا چاہیں تو بغرض تحصیل ثواب کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۹۶ ۔ زید کہتا ہے کہ قبر میں تختہ دیا لکڑی عرف بنگا اتنے اوپر میت سے رکھے کہ اگر میت اٹھ کر بیٹھے تو تختہ سر میں نہ لگے اور بکر کہتا ہے کہ میت سے اتنے اوپر تختہ رکھے کہ میت کی بدن تختہ میں نہ چھو جائے۔ اب زید حق کہتا ہے یا کہ بکر دونوں کی تفصیل عنایت ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۶ ۔ زید اور بکر دونوں کی باتیں بے ثبوت اور بے دلیل ہیں۔ کسی آیت یا حدیث میں اس قسم کا ذکر نہیں آتا۔ کہ اتنا اونچا تختہ رکھنا چاہئے۔

س نمبر ۹۷ ۔ زید کہتا ہے کہ اگر گائے میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں۔ تو بہت زبردست اور بھاری گائے ہو تب شریک ہو کر قربانی درست ہوگی ورنہ نہیں یعنی اتنی بڑی ہو کہ سات آدمی کا بوجھ اٹھا سکے اگر ساتوں کو نہ اٹھا سکے تو اسکی قربانی نہ ہوگی۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۷ ۔ اس کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں نہیں ہے بلکہ عام حکم ہے کہ جس قسم کی گائے ہو سات کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے البتہ عیب دار نہ ہو۔

س نمبر ۹۸ ۔ زید قربانی کی کھال کی قیمت گائے کی قیمت میں دیا جسکی قربانی کی ہے اب زید کی قربانی درست ہوئی یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۸ ۔ زید نے جس قربانی کی کھال گائے کی قیمت میں دی ہے۔ وہ قربانی تو ہو گئی البتہ گائے کو جتنے میں، اتنی قربانی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس نے کوئی چیز اپنے پاس سے حصہ میں نہیں دی اور اگر اس سوال کا مطلب کچھ اور ہے تو واضح کر کے لکھو۔

س نمبر ۹۹ ۔ زید اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو قربانی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ گوشت قربانی کا جو میت کی طرف سے ہوگی زید کو کھانا روا ہے یا نہیں یا کہ تصدق کرے شرع شریف میں کیا حکم ہے! (ایضاً)

ج نمبر ۹۹ ۔ بموجب حدیث شریف پہونچتا ہے اور وہ خود بھی کھا سکتا ہے جیسے اپنی قربانی کو کھا سکتا ہے۔

س نمبر ۱۰۰ ۔ زید اپنا عقیقہ خود کیا اب زید کو اپنے عقیقے کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں اور زید کے ماں باپ و دادا دادی و نانا نانی و دیگر اقارب کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۰ ۔ سب کھا سکتے ہیں مثل قربانی کے جائز ہے۔

انتخاب الاخبار

دہلی کی قوت برقی مہیا کرنیوالی کمپنی کے ایک یوروپین انجنیئر کو دس ہزار روپے کے برنجی تار خورد برد کرنے کی پاداش میں ۱۸ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

پایہ تخت روس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ٹرکی و ایران کی سرحدی کمیشن نے بباعث عدم موافقت رائے فی الحال کارروائی ملتوی کردی ہے اور اوس کے ممبر اپنی اپنی گورنمنٹوں سے مزید ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی فوج نے ہنوز مقام سوپ بلاغ کو خالی نہیں کیا۔ فاضل پاشا سے تخلیہ کا حکم ہوگیا تھا کہتا ہے کہ جب تک ایران کی طرف سے سنیوں کی حفاظت کی ذمہ داری نہ کی جائیگی۔ یہاں سے نہ ہلونگا۔

مراکو میں فرانسیسی فوج اور قبائل مراکو کے مابین ہنوز لڑائی جاری ہے۔ ۲۹ جنوری سے فرانسیسی فوج کے ۷۵ آدمی ہلاک ہو گئے جنمیں ۶۔ افسر تھے اور ۱۷۱ مجروح ہوئے۔

سفرائے دول یوروپ نے سلطان المعظم سے درخواست کی تھی کہ تجارت اور ڈاک کے جہازوں کی آمد و رفت کیلئے آبنائے دانیال دن کی طرح رات کو بھی کھلی رکھے مگر جلالتماب سلطان نے منظور نہیں کیا۔

اخبار ترجمان حکومت راوی ہے کہ آجکل سلطان المعظم حجاز میں تعلیم کی اشاعت پر بیحد متوجہ ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں چند ابتدائی و ثانوی مدرسے اور ایک مدرسہ عالیہ قائم کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک مدرسہ حضرت حمزہ کی مسجد کے قریب قائم ہوا ہے۔ حجاز کے دیگر مقامات میں بھی مدارس قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

مراکو کے علماء اور امراء نے بالاتفاق مولائے حفیظ کو یہ صلاح دی ہے کہ مراکو اور ٹرکی کے درمیان از سر نو اتحاد پیدا کیا جائے۔ مولائے حفیظ نے اس غرض سے اپنا ایک قائم مقام قسطنطنیہ کو روانہ کیا ہے۔

پایہ تخت روس میں ایک سرکاری مراسلہ بدین مضمون شائع ہوا ہے کہ روس و ٹرکی میں جنگ ہونے کی افواہ بالکل بے بنیاد ہے اور دونوں سلطنتوں میں نہایت دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ روس نے سرحد پر کوئی غیر معمولی جنگی کارروائی نہیں کی۔

ذیل کے چار مسلمان فوجی افسر آئندہ موسم گرما میں حضور ملک معظم کی اردل کے لئے روانہ ولایت ہونگے۔ رسالدار میجر محمد امین خان۔ رسالدار ظہیر اللہ خان۔ صوبہ دار میجر سرفراز خان۔ اور صوبہ دار میجر طرہ باز خان۔

ریوٹر کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ ایک تنگ گلی کے اندر شاہ معظم کی موٹر گاڑی کی چھت پر دو بم کے گولے پھینکے گئے۔ پہلا گولا ہوا میں پھٹا اور دوسرے سے تین سوار مرے اور شاہی موٹر بان اور بیس اور آدمی زخمی ہوئے۔ شاہ معظم اسوقت موٹر گاڑی میں نہ تھے۔ بلکہ پیچھے کچھ فاصلہ پر ایک گاڑی میں تھے اور محل میں بحفاظت تمام پہنچ گئے ہیں۔ ملزموں کی تلاش کی کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک کورٹ مارشل نے ۹ مفسدوں کو جو حال ہی میں گرفتار ہوئے تھے سزائے موت دی۔ ان میں دو عورتیں اور ایک اطالی اخبار نویس کال ہیلینو نامی ہے۔

۲۵ فروری کو ۹ بجے شب کے ۱۰ پٹھانوں کا ایک غول شہر پشاور کے اسٹیشن میں داخل ہوا اور پارسل آفس وغیرہ میں گھس گیا۔ اور بندوقیں دکھا کر روپیہ مانگا۔ پارسل کلرک کے گلے میں رسی باندھ دی۔ اس کے بعد اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں گئے مگر صرف ۵۵۰ روپے ان کو مل سکے۔ یہ لوگ مسلح تھے۔ اسٹیشن ماسٹر شنکر پرشاد اور ایک چوکیدار زخمی ہوا۔ ریلوے پولیس ندارد تھی۔ شہر کی پولیس کو آتا دیکھکر یہ لوگ بھاگ گئے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی مینیجنگ کمیٹی نے ۲۰ فروری سے معائنہ حساب کتاب کے لئے ایک محرر پچیس روپیہ ماہوار کا مقرر کر کے عام اشتہار دیدیا ہے کہ جو صاحب انجمن کے حساب کتاب کا معائنہ کرنا چاہیں وہ ہر روز صبح کے ۷ بجے سے ۹ بجے اور شام کے ۴ سے ۶ بجے تک دفتر انجمن میں آکر بخوبی معائنہ کر سکتے ہیں اور محرر مذکور انجمن کی حساب کی کتب ان کے سامنے پیش کریگا۔ بالفعل یہ انتظام ایک ماہ کے کیلئے ہوا ہے۔

جنرل دکاغیل کی نسبت افواہ ہے کہ عنقریب واپس آئیگی۔

چین کی شہنشاہ بیگم نے ایک فرمان جاری کر کے صوبہ نیگڑی میں چینی فوج کی از سر نو ترتیب کر کے اس کو ایسی قواعد دان اور لائق بنا دینے کا حکم دیا ہے جیسی کہ آج کل یوروپین سلطنتوں کی فوج ہے۔

انگلستان اور سلطنت متحدہ امریکہ میں ایک ثالثی عہدنامہ کے اقرار و پیمان ہوئے ہیں کہ آئندہ ان دو نو سلطنتوں کے تنازعے جنگ سے نہیں بلکہ پنچایت سے طے ہوا کرینگے۔

مسٹر جسٹس کرجی جو ایک معزز بنگالی برہمن خاندان سے ہیں انہوں نے باوجود خاندانی مزاحمت کے اپنی بیوہ لڑکی کا دوسری مرتبہ نکاح کر دیا ہے۔ لڑکی کے سسرال والوں نے بہت کوشش کی اور عدالت تک بھی پہنچے مگر ایک پیش نہ گئی۔ مسٹر کرجی ۱۵ اپریل کے اخیر میں انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(موضع سوکل ضلع لاہور میں ایک جلاہ بنام منگھ۔ سلمان ہو کر غلام نبی بنا۔)

مومیائی [illegible] توکتب [illegible] تولہ ۴ر حقیر [illegible]
[illegible] مقوی دل [illegible]
گردہ و مثانہ - کمزوری سینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے - جناب مولانا ابوالوفا
ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:-
"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے
خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث
مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ)
قیمت فی [illegible] صرف [illegible] مع محصولڈاک وغیرہ

[illegible] | بچوں کی [illegible] کا مستعمل علاج اور مجرب نسخہ ہے اکثر رفتہ احباب منگواکر استعمال کریں فائدہ
اٹھاویں قیمت صرف [illegible] مع محصولڈاک وغیرہ

حبوب قبض کشا | ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور
قیمت [illegible] مع محصولڈاک

المشتہر
مینجر دی میڈیسن ایجنسی - کٹرہ قلعہ امرتسر

فہرست کتب
فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو تفسیر ہذا کے دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے ہو سکتی ہے - یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت
کی نظر سے دیکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ
کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایسا تشریح کر دیا گئی ہے نیچے حواشی
میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات جو دلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید
تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت
کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو - ساری تفسیر سات جلدوں میں ہوگی جن میں سے پانچ جلدیں
سر دست طیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے -
جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲
جلد دوم سورہ آل عمران ونساء قیمت ۱۲
جلد سوم " مائدہ - انعام - اعراف " ۱۲
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲
" پنجم " فرقان تک " ۱۲

خریداران جلد پنجم مع ... کے ایکجا ... خریدار ... علاوہ محصول ... خرچ ... [illegible]

فتوحات اہلحدیث | چیف کورٹ - ہائی کورٹ - پنجاب - اودھ - بنگال و انگلستان
کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں - قیمت ۴ر

دلیل الفرقان | بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز
کا کامل جواب قیمت ۲ر

حق پرکاش | آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ
پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض
کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب - قیمت ۸ر

ترک اسلام | جناب دھرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام
کا معقول اور مفصل جواب - قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام | بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دھرمپال) نہایت
عمدہ اور دلچسپ - جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۶ر
جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر

ہر چہار حصہ مکمل | چاروں جلدیں ایکساتھ خریدار سے ۱۸ر علاوہ محصول

مباحثہ نگینہ | مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۰ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور
مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا - قابل دید ہے - ۶ر

ادب العرب | صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان
بلا مدد استاد مطلب سمجھے اور کامیاب ہوسکے - نامی گرامی
علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی | اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ
سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے
تے آریوں کے مباحثات کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا | یہ مباحثہ مقام دیوریا ضلع گورکھپور مابین اہل اسلام و آریہ
سماج ہوا تھا - قابل دید قیمت ۸ر

المشتہر
مینجر مطبع واخبار اہلحدیث امرتسر - کٹرہ سفید

[illegible] مولوی فاضل کے حسب الارشاد مطبع اہلحدیث امرتسر میں طبع ہوا -